Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 02,
Jan – March 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

شمائل وخصائل نبوی ﷺ بزبان صحابیات

An Example of excellence and qualities as described by the females of the prophetic era

Iqra Basheer *
M. Phil Scholar, Department of Islamic Thoughts and Civilization, UMT, Lahore.

Dr.Muhammad Tahir Mustafa **
Director, Seerat Chair, Department of Islamic Thoughts and Civilization, UMT, Lahore.

Version of Record
Received: 08-9-21 **Accepted**: 27-10-21
Online/Print:25-March-2022

ABSTRACT

Inclination towards beauty is natural. At times, someone's beauty and charm leaves an unusual impact on heart and mind - an impact that makes the thoughts revolve around that beauty. That is why when it comes about talking of beauty, Yusuf (A.S)'s beauty is quoted. The handsome man of Egypt went through the test valley because of his pulchritude. Not denying the fact that the beauty of that handsome man is noteworthy such that the women of Egypt in his praise, used to say that probably he is not a Human. Then why not mention the 'figure of beauty' whose examples of elegance are quoted by the creator himself. Where there are Quranic verses testifying the beauty of prophet (P.B.U.H), at the same time there are eye witnesses of companions mentioned in ahadith as well.

The companions were the initial addressees of Prophet (P.B.U.H)' s message and and the first preservers of the beauty of Prophet (P.B.U.H). But were the females also involved in describing the beauty of Prophet SalAllahu alaihi wa sallam?

The aim of this article is to solely describe the traditions of the hadith in which the females have testified the beauty of prophet (P.B.U.H). So that in the contemporary world, the deeds of females in the prophetic era get highlighted for the 'figures of modesty' of this ummah and those busy in science and work, the Lovers of Prophet (P.B.U.H).

***Key words**: Beauty and charm, Excellences and attributes in the language of sahabiyat Prophetic era.*

اگر مخلوق کے تمام ظاہری و باطنی حسن و جمال و کمالات کو جمع کیا جائے، یکجا کیا جائے اور شخصی فرد کی حیثیت سے کسی کی حسن جمال کی تاب کوئی عام وخاص نہ لا سکے اور حسن و جمال و کمال کے تمام محاسن جس ایک فرد کامل میں دکھائی دیتے ہیں وہ ذات مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات و بابرکت ہے۔ نبی ﷺ کی ذات مبارکہ بحیثیت سیرت اور بحیثیت صورت درجہ کمال بلکہ حد کمال کو پہنچی ہوئی ہے اسی حسن و جمال اور ذات نبی ﷺ کو شاہکار ربوبیت جان کر شاعر نے کیا خوب کہا

فجوهر الحسن فيه غير منقسم

منزه عن شريک فی محاسنه(1)

نبی کریم ﷺ کی باکمال سیرت و باکمال صورت کا مثل بیان کرنے سے عام و خاص قاصر ہیں نہ کسی نے کماحقہ نبی ﷺ کا حسن بیان کیا اور نہ کوئی کر سکے گا لیکن نبی ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا اور حیات طیبہ کا جتنا مطالعہ کیا جائے تو شعبہ ہائے زندگی کے مختلف پہلو، اطوار، ادوار میں نبی کریم ﷺ کے اخلاقیات اور کمال اوصاف کی خوشبو مہکے گی اور ہر سو پھیل جائے گی۔ ہر عروج کے مقدر میں زوال ہوا، ہر آنے والا آیا چمکا، ابھرا، چھا گیا اور ایک وقت آیا کہ چلا گیا، نبی ﷺ وہ ہستی تاب ہیں کہ جو چمکی اور چمکتی ہی چلی گئی۔ بڑی اور بڑھتی ہی چلی گئی ایسا چمکا جو کبھی نہیں ڈوبا یہاں تک کہ روز محشر میں بھی حوض کوثر جیسے انعام واکرام اور امتیازی وصف سے موسوم کیا گیا۔

پیکرِ حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو چند سطروں میں بیان کرنا شاید مشکل ہی نہیں ناممکن ہے نہ قلم میں اتنی قوت اور الفاظ میں اتنی تاثیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو صحابیات کیسے بیان کرتی ہیں. ام معبد فرماتی ہیں:

رایت رجلاًظاہرالوضاءة، ایلج الوجه، حسن الخلق لم تعبه ثجلة،ولم تزدبه صعلة وسیم قسیم (2)

" میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کا حسن بہت نمایاں تھا چہرہ نہایت روشن اور ہشاش بشاش تھا، جسمانی ساخت نہایت موزوں تھی، رنگت کی زیادہ سفیدی آپ کو معیوب نہیں بناتی تھی آپ کی جسامت خوب مناسب تھی آپ نہایت خوبرو اور حسین تھی"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حسن و جمال کا نقشہ یوں کھینچا کہ

كان رسول الله ﷺاحسن الناس وجهاوانورہم لونالم یصفه قط بلغتناصفته الاشبه وجهه كالقمر ليلة البدرولقدكان يقول من كان منہم يقول لربما نظرنا الى القمر ليلة البدرفيقول ہواحسن فی اعيننا من القمراظہراللون نيرالوجه يتلالا تلالؤَالقمر ليلة البدر (3)

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سب سے حسین و جمیل تھا اور رنگت سب سے زیادہ روشن تھی جس نے بھی آپ کا وصف بیان کیا ہے جو ہم تک پہنچا ہے ہر ایک نے آپ کے چہرے انور کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی ہے ان میں سے کوئی کہنے والا یہ کہتا ہے کہ شاید ہم نے چودھویں رات کا چاند دیکھا کوئی کہتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نظروں میں چودھویں رات کے چاند سے بھی بڑھ کر حسین تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت نزہت بہت روشن اور چہرہ نہایت دلکش اور نورانی تھا یہ روح انور جگمگاتا تھا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نور کے متعلق جو پیدائش کے وقت نمودار ہوا فرماتی ہیں:

فاشفقت ای خفت ان اوقظه من نومه لحسنه وجماله فوضعت يدی علی صدره تتبسم ضاحكا ففتح عينه ينظرالی فخرج من عينيه نور حی دخل خلال السماء(4)

" میں ان کے اس حسن اور جمال کو دیکھ کر گھبرائی کہ بچے کی کہیں آنکھ نہ کھل جائے اور میں نے بے اختیار اپنا ہاتھ اس بچے کی سینے پر رکھ دیا اور اس نے میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے آنکھیں کھولیں اس کی آنکھوں سے ایسا نور نکلا کہ وہ اس سے لے کر آسمان تک پھیل گیا"

آقا علیہ الصلاۃ والسلام کا ظاہری و باطنی جسمانی خوبصورتی کا یہ عالم تھا کہ رخ انور پر پسینہ کے قطرات موتیوں کی طرح جھلکتے تھے خوشبو کا عالم یہ تھا کہ مشک و عنبر اور دنیا و مافیہا کے تمام عطر اس خوشبو کے سامنے ہیچ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک ایک ڈبیہ میں محفوظ کر لیتی تھی بلکہ اپنے صاحبزادہ صحابی و خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت فرمائی گئیں کہ میری وفات کے بعد میرے بدن میں اور تمام کفن میں یہی خوشبو لگائی جائے(5)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ، کردار پاک، شمائل و خصائل مطہرہ جس باریک بینی سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں اور امت کے تشنگان عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبی ﷺ کے فرامین، افعال، نطق، اور سکوت، قیام، اور طعام، حتیٰ کہ وہ نظر مبارکہ جس جس سمت اٹھی اسے محفوظ اور مامون کر دیا جس سے اب تک اور قیامت کی صبح تک عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عشق کی چنگاری کو سلگاتے رہیں گے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے خدوخال، قدوقامت، اعضاء مبارکہ کی کیفیت اور بناوٹ بال مبارکہ ان کے پیچ و تاب کو بھی بیان کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنگی فرمانے کا وقت، سرمہ لگانے کا طریقہ، مہر نبوت کا حجم، اس پر نقش کیا تھا، نعلین مبارک کیسے تھے، آپ کے استعمال کے برتن، آپ کی خوشبو، گفتار اور غلام، مزاح، اور خوش طبعی، نیز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ دلنواز کیسی تھی، اسے بھی محفوظ کر لیا گیا جن کی گفتار کے ساتھ ساتھ حسن و جمال اور کمال کا یہ عالم تھا کے کبھی تکلفا فحش گوئی نہ کرتے تھے خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں

انهاقالت لم يكن رسول الله ﷺلم يكن فاحشاولامتفحشاولاضحايافی الاسواق ولايجزی بالسيئة السيئة ويكن يعفوويصفح(6)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ توتبعا فحش گو تھے اور نہ ہی تکلفا فحش گو تھے، نہ بازاروں میں شور کرتے تھے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے لیکن در گزر فرما دیتے تھے اوراعراض فرمالیتے تھے"

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بے مثال پوری عالم کے لئے اسوہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق جمیلہ، عادات شریفہ پورے عالم کے کیلئے ضرب المثل ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ خلق میں یہ بھی شامل تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی ناشائستہ اور نازیبا بات نہیں فرمائیں بازاروں میں اونچی آواز سے گفتگو نہیں فرمائی عفو و در گزر کا معاملہ فرمایا اپنی ذات پر بولنے والوں کو معاف فرمایا اور اپنے حسن اخلاق کا اکسیر بنایا ظاہری حسن و جمال میں جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرمگیں، رخسار مبارک چمکدار، روشن دندان مبارکہ، مسکراتے تو یوں لگتا کہ اولوں کی لڑی سے نازک نقاب ہٹ گیا اس تمام حسن اور جمال میں اضافہ کرنے والے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے موئے مبارکہ بھی تھے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں:

قالت کان لہ شعرفوق الجمة ودون الوفرة (7)

"سیدۃ عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ کے بال کانوں کی لوتک اور کندھوں سے کچھ اوپر تھے"

اسی طرح نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت بذات خود حلیہ شریف کے خدوخال میں شامل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے جو علامت نبوت ہے۔ جتنے بھی انبیاء آئے ان میں کسی کے بھی جسد مبارکہ پر ایسی کوئی علامت موجود نہیں تھی۔

مہر نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان گوشت کی ابھری ہوئی بیضوی شکل کی گلٹی تھی سائب بن زید رضی اللہ تعالی عنہ اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں

ذہبت بی خالتی الی رسول اللہ ﷺ فقالت یارسول اللہ ﷺ ان ابن اختی وجیع فمسح رسول اللہ ﷺ راسی الخاتم الذی بین کتفیہ فاذاہومثل رد الحجلة (8)

"فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا کہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت فرمائی میں اتفاقا یا قصدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت کے پیچھے کھڑا ہوا تو مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی"

سائب مہر نبوت کے دیدار سے مشرف ہوئے اور اس کی شکل وصورت وہیئت دلہن کی ڈولی اور بعض نے مسہری کے لٹکنے والی گھنڈیوں سے تشبیہ دی مہر نبوت کو جس نے دیکھا دیکھ کر جیسا محسوس کیا اسے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو ہی بے مثال اور باکمال تھا حقیقت یہ ہے کہ فصاحت اور بلاغت اور عربی ادب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ناز تھا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شغل رکھنے والے جانتے ہیں کہ آپ کے کلام میں کس درجہ حسن جامعیت اور محبوبیت تھی

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت ماکان رسول اللہ ﷺیسرد سردکم ہذاولکنہ کان یتکلم بکلام بین فصل یحفظہ من جلس الیہ (9)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو تم لوگوں کی طرح لگاتار جلدی جلدی نہیں ہوتی تھی بلکہ صاف صاف ہر مضمون دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا پاس بیٹھنے والااچھی طرح سے ذہن نشین کر لیتا تھا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سکون اطمینان تسلی تشفی بخش ہوا کرتی تھی حاضرین مجلس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو باآسانی سمجھ لیا کرتے تھے اسی قدر شیریں گفتگو تھی کہ اگر کوئی آپ کی گفتگو کے الفاظ لکھنا چاہتا تو باآسانی لکھ سکتا تھا، گن سکتا تھا۔ تکرار کلام مجلس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے فرمایا کرتے تھے تاکہ مجلس میں مختلف الاذہان حاضرین ہیں وہ مراد کو اچھی طرح سمجھ سکیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک مشک وعنبر کو بھی مات دے گیا پسینہ مبارک کی خوشبو اور ہیئت گویا ایسے جیسے پیشانی مبارکہ پر ڈگمگاتے ہوئے جھلملاتے ہوئے تارے ہیں

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کہ آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کے قطرات ٹپک رہے تھے اور پسینہ کے ان قطروں سے نور چمک رہا تھا اس کو دیکھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہافرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا تو فرمایا تمہیں کیا ہوا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی پیشانی سے پسینہ کے قطرات ٹپک رہے تھے اور ان پسینہ کے قطرات سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں(10)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال اور خُلق کو دوچاند لگانے کے لیے اللہ نے اپنے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کو معجزات عطا فرمائے دیکھا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش تا وصال میں لیل و نہار ایک ایک لمحہ اور پل پل معجزہ سراپا معجزہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار اور وجود بابرکت ہی معجزہ تھا لیکن کچھ معجزات وہ تھے جن کا جاگتی آنکھوں سے صحابہ وصحابیات مشاہدات کرتی تھیں امام مالک فرماتی ہیں

کانت تهدی للنبی ﷺ فی عکةسمناًفیاتیهابنوها فیسالون الادم ولیس عدهم شئ فتعمد الی اللذی کانت تهدی فیه للنبیﷺ فی عکة لها سمنا کانت تہدی فیه للنبیﷺ فتجد فیه سمنا فمازال یقیم لها ادم بیتها حتی عصرته فاتت النبیﷺ فقال عصرتیها؟ قالت نعم قالﷺ لوترکتیها مازال قائما (11)

"ام مالک کے پاس ایک کپیہ تھی جس میں وہ حضور ﷺ کے پاس ہدیہ میں گھی بھیجا کرتی تھی ام مالک کے بیٹے سالن مانگتے تھے اور گھر میں کوئی سالن نہیں ہوتا تھا تو اس کپیہ میں سے گھی نکال کر اپنے بیٹوں کو دے دیا کرتی تھی ایک مدت دراز تک وہ ہمیشہ اس کپیہ میں سے گھی نکال نکال کر اپنے گھر کا سالن بنایا کرتی تھی ایک دن انہوں نے کپیہ کو نچوڑ کر بالکل ہی خالی کر دیا جب بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کپیہ کو نہ نچوڑتی اور یوں ہی چھوڑ دیتی تو ہمیشہ اس میں سے گھی ہی نکلتا رہتا"

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ معجزات تھے جن کا مشاہدہ ہر عام اور خاص کرتا انہیں معجزات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو مزید مزین کر رکھا تھا اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب وجوار میں موجود کئی اشخاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر فریفتہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بھی وہ کلمہ پڑھادیں اس ذات کا کلمہ جس ذات نے آپ کو غیر معمولی قوتوں سے نوازا ہے اسی طرح ایک معروف اور مشہور روایت ہے صحابیہ حضرت امام معبد رضی اللہ تعالی عنہا کا واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت مدینہ کے موقع پر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ہمراہ غار ثور میں قیام پذیر تھے اسی دوران عبداللہ بن ابی بکر قریش کی خبریں اور ان کی سر گرمیاں ان حضرات کو پہنچایا کرتے تھے اور ان کی بہن سیدہ اسماء ان حضرات کے کھانے کی خدمت پر مامور تھیں سخت گرمی تھی اس گرمی کی وجہ سے صحراء تپ رہا تھا سیدہ ام معبد رضی اللہ تعالی عنہا ان کا نام عاتکہ تھا ان کا خیمہ جس میں یہ اور انکے شوہر جن کا نام ابو معبد تھا نصب تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تپتی ہوئی صحرا کی زمین پر نظر آیا اور ام معبد کی عادت تھی کہ جو بھی ان کے پاس سے گزرتا یہ انہیں کھلایا پلایا کرتی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مہمان نوازی طلب کی کیا اور انہوں نے عذر پیش کیا اور عذر پیش کرنے میں حق بجانب تھی کہ اگر گھر میں کچھ ہوتا تو آپ کی خدمت میں ضرور پیش کرتی تھی اسی گفتگو کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان کے گھر کے کونے میں بندھی ہوئی ایک بکری کے اوپر پڑی مشکوۃ شریف کی حدیث مبارکہ کے الفاظ یوں ہیں

> فقال رسولﷺ ماهذه الشاة يا ام معبد قالت شاة خلفها الجهد عن الغنم قال هل بهامن لبن قالت هی الجهد من ذالک قال اتاذنين لی ان احلبهاقالت بابی انت وامی ان رایت بها حلبا فااحلبها فدعا بها رسول الله ﷺ فمسح بيده ضرعها وسمی الله تعالی ودعا لها فی شاتها فتفاجت عليه ودرت واجترت فدعا باناإ تربص الرهط فحلب فيه ثجاحتی علاه الهإ ثم سقاها حتی رويت وسقی اصحابها حتی رووا ثم شرب اخرهم ثم طلب فيه ثانيا بع بدإ حتی ملإ الانإ ثم غادره عندها وبايعها وارتحلو عنها (12)

> "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام معبد یہ بکری کیسی ہے انہوں نے عرض کیا کہ یہ بکری کمزوری کی وجہ سے بکریوں کے ریوڑ سے علیحدہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اس میں دودھ ہے انہوں نے عرض کیا کہ یہ اس قابل نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کو دودھ دوہ لوں انہوں نے عرض کیا کہ اگر اس میں دودھ ہے تو دوہ لیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو بلایا ہاتھ پھیرا اللہ کا نام لیا اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور برتن منگوا کر تمام جماعت کو سیراب کر دیا یہاں تک کہ برتن بھر گیا ام معبد کو پلایا اپنے تمام ساتھیوں کو پلایا، سب سے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا کیا فرمایا کے لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں دوبارہ دودھ دوھیا اور ام معبد کے پاس رکھ دیا"

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا ایک لامنتہیٰ باب ہے جسکے کئی پہلو اور کئی جہات ہیں اور ہر جہت میں کئی ابواب ہیں اور ان ابواب میں بے شمار بے حد اسباق اور کئی خیریں سمیٹنے کی راہیں ہیں حضور ﷺ باوجود معصوم ہونے کے نوافل کا اس قدر اہتمام فرماتے

تھے کہ عام شخص اس کا ادراک کرنے سے قاصر ہے حضور ﷺ کی ہر حرکت سکون عبادت ہے ہر کلام اور خاموشی ذکر اور فکر ہے امثلہ کے لئے چند عبادات کا ذکر ہے ان کا پڑھنا اور ذکر کرنا ایمان کو جلی بخشتا ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اسود بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی ﷺ کی نماز کے متعلق عرض کیا کہ آقا ﷺ کی نماز کیسی تھی

> عن صلوة رسول بالليل فقالت كان ينام اول الليل كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ (13)
>
> " سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور آخری حصے میں قیام فرماتے اور نماز پڑھتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر دوبارہ آرام فرماتے پھر جب مؤذن اذان کہتا تو فوراً اُٹھ جاتے، اگر حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر (نماز فجر کے لئے) تشریف لے جاتے۔''

محبوب خدا ہونے کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل اور عادات میں یہ بھی شامل تھا کہ عبادات سے اپنے آپ کو مشغول رکھا کرتے تھے دونوں حالتوں (خلوت وجلوت) میں نبی کریم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ اللہ تعالی سے راز و نیاز جاری رکھتے جب سو جاتے تو رات کی تنہائیوں میں اپنے رب سے گفتگو فرماتے کون سی خیر ایسی ہے جس کا سوال میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے نہ کیا ہو بلکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ جہد مسلسل دیکھ کر عرض کیا کہ اللہ تعالی نے تو آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہوئے ہیں پھر بھی آپ اتنا اپنے آپ کو کیوں تھکاتے ہیں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال جواب ارشاد فرمایا کہ کیا میں اپنے رب کا محبوب بندہ نہ بن جاؤں (14)

حد درجہ کی عاجزی ہے کیونکہ محبوب ہونے کے باوجود اپنے رب کی نظروں میں رہنا اور ہر لحہ ہر آن ہر موقعہ پر اپنے رب کے حضور سجدہ بسجود ہو جانا بہت زیادہ محبوب تھا اللہ تعالی کے ہاں ہر عبادت کا وزن اور اس کی قیمت اخلاص پر مبنی ہے جس درجہ کا اخلاص ہو گا اسی درجہ کی عبادت میں وزن ہو گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس اخلاص کے درجہ کمال بلکہ درجہ انتہا تک پہنچے ہوئے تھے اسی طرح نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نوم مبارک میں آتا ہے کہ جب حضور سونے کا ارادہ فرماتے تو بستر، چارپائی، پلنگ وغیرہ جھاڑ لیتے دائیں پہلو پر لیٹتے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہی طریقہ کار سونے میں ہر شخص کے لئے مستحب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر عمل میں خیر ہی خیر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول امت کے لئے تعلیم ہے اس میں ایک خاص مصلحت بھی بتائی جاتی ہے کہ آدمی کا دل چونکہ سینہ کی بائیں طرف ہوتا ہے اس لیئے دائیں کروٹ سونے سے دل معلق رہتا ہے اور استغراق والی نیند نہیں آتی اسی طبّی حیثیت سے بھی دائیں کروٹ سونا بہتر ہے اس کے علاوہ دائیں کروٹ لیٹنا موت کے بعد قبر میں لیٹنے کی یاد دلواتا ہے اسکے علاوہ سوتے وقت حصول برکت کے لیے کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کا معمول بھی اپنا لیا کرتے تھے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا

عن عائشه قالت کان رسولﷺ اذا اوی الی فراشه کل لیلة جمع کفیه فیهما وقرافیهما قل هوالله احد، وقل اعوذ برب الفلق، وقل اعوذ برب الناس،ثم مسح بهما مااستطاع من جسده یبدإ اولهما راسه وجهه وماقبل من جسده یصنع ذالک ثلاث مرات (14)

"ام المومنین سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب جب بستر پر لیٹتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو دعا مانگنے کی طرح ملا کر اس پر دم فرماتے سورہ اخلاص پڑھ کر تمام بدن پر سر سے پاؤں تک جہاں جہاں ہاتھ جاتا تھا ہاتھ پھیر لیتے تین مرتبہ ایسے ہی کرتے سر سے ابتداء فرماتے اور پھر منہ، بدن کا اگلا حصہ اور پھر بدن کا بقیہ حصہ"

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل حصول برکت کے لئے اور تمام شرور سے محفوظ ہونے کے لئے معوذتین کا معمول فرماتے تھے اور اسی کا حکم اپنی امت کو بھی دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کمال خصائل وشمائل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ حالتیں ایسی بھی تھی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے جلال وجمال کی تجلیات کے وقت، اشتیاق اور محبت کے ازدیاد کے وقت، قرآن کی سماعت کے وقت، اللہ کی ہیبت، عظمت، کبریائی اور اپنی امت پر شفقت ورحمت کی وجہ سے، امت کے لئے بخشش ومغفرت کے وقت، اپنوں کی جدائی کے وقت، خلوت وجلوت کے گھڑیوں میں گریہ زاری کر دیا کرتے تھے سیدہ عائشہ فرماتی ہیں

ان رسولﷺقبل عثمان بن مظعون وهو میت وهو یبکی اوقالوعیناه تهرقان (15)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی پیشانی کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا اس وقت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو ٹپک رہے تھے"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان مظعون کی پیشانی کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو ٹپک رہے تھے نبی کریم ﷺ کے آنسو مبارک رحمت اور شفقت اور نرم دلی کی وجہ سے بہا کرتے تھے اس کے علاوہ دوسری اہم بات یہ ہے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی کیفیت یہ تھی کہ بغیر آواز کے رویا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبسم بھی فرمایا کرتے تھے جب بھی کسی کی جانب دیکھتے تو مسکرا کر دیکھتے چہرہ انور پر تبسم بکھیرتے ہوئے مسکراہٹ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ بنادیتی تھی یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا، چلنا پھرنا، دوسرے پر نظر کا پڑنا ہر ہر ادا ہی کمال تھی جو ان کو دیکھتا فریفتہ ہو جاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے سخت کلامی کے ساتھ بات نہیں کی اگر کسی سے ناراض ہوتے بھی تو رخ انور کو اس جانب سے پھیر لیا کرتے تھے فرماتی ہیں (16)

صحابہ کرام اور صحابیات کی عادت تھی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوء کا پانی یا پینے کے بعد بقیہ پانی اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برتن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک، نبی ﷺ کا پسینہ مبارک ان تمام تبرکات سے کسب فیض اور حصول برکت کرتے اسی طرح جب ام سلیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ برتن میں ڈالا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں گھبرا گئے اور دریافت کیا

فقالﷺ ماتصنعین؟یاام سلیم فقالتؓ یارسولﷺ نرجو برکته لصبیاننا فقال اصبت(17)

'فرمایا کیا کروگی اس کا اے ام سلیم تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے ذریعے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کروں گی نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے ٹھیک کیا"

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے خوبیوں اور کمالات کا پیکر بنایا نبی ﷺ کی ذات میں جو چیز بھی شامل ہو جائے گی اس کی عظمتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا آپ کو نام دیا تو وہ بھی باکمال دیا جمال دیا تو وہ بھی باکمال دیا اور اوصاف دیے وہ بھی باکمال دیئے حضور کے نام کا یہ عالم ہے کہ لب پر حضور ﷺ کا نام لیا جائے تو مشک و عمبر سے فضا معطر ہو جائے۔

باوجود اللہ تعالی کے محبوب ہونے کے میرے آقا محبوب کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی آرام اور آسائش سے بہت دور رہے اور یہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو عملی طور پر سمجھائیں کہ دیکھو ایسا نہ ہو کہ یہ تمہارے نرم نرم بستر یہ آرام اور آسائش دنیاوی تمہیں نماز تہجد سے بے پرواہ کر دے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کا بستر کیسا تھا

قَالَتْ:مِسْحٌ نَثْنِيْهِ ثِنْيَتَيْنِ، فَيَنَامُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ:لَوْ نَثْنِيْهِ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ كَانَ أَوْطَأَ لَهُ، فَثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ:((مَا فَرَشْتُمُوْنِي اللَّيْلَةَ؟))قَالَتْ:قُلْنَا:هُوَ فِرَاشُكَ ، إِلَّا أَنَا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ، قُلْنَا: هُوَ أَوْطَأُ لَكَ-قَالَ:((رُدُّوْهُ لِحَالِهِ الْأُوْلٰى، فَإِنَّهُ مَنَعَنِيْ وَطْأَتُهُ صَلَاتِي اللَّيْلَةَ) (18)

فرماتی ہیں کہ چمڑے کا بستر تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ٹاٹ کا تھا جسکو دوہرا کر کے ہم حضور ﷺ کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا میں نے ایسے ہی بچھا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو فرمایا میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی میں نے عرض کیا کہ وہی روزمرہ کا بستر تھا رات کو اسے چوہرا کر کے بچھا دیا تھا تاکہ زیادہ نرم ہو جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پہلے ہی حالت میں رہنے دو اس کی نرمی مجھے رات کو تہجد سے مانع کرتی ہے"

زندگی کے 63 سال جو ایک قلیل عمر ہے دیکھا جائے تو سابقہ اقوام اور سابقہ انبیاء کی بنسبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام دنیا میں بہت قلیل تھا لیکن اس کم عمر قیام دنیا میں بے مثال انقلاب لائے انقلاب ایسا تھا کہ کئی صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اغیار اس سوال کے جواب کی تلاش میں مصروف ہیں کہ وہ کیا قوت تھی جس نے دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی ایسا شخص جس نے اپنی زندگی کا اہم حصہ بکریاں چرائی لیکن ایسا انقلاب برپا کیا کہ تاریخ دنیا کوئی ایسی مثال دینے سے قاصر ہے سیدہ عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے متعلق فرماتی ہیں :

ان النبیﷺ مات وھوابن ثلث وستين سنة(19)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا"

اتنی مختصر زندگی میں ایسا کارنامہ سر انجام دے گئے کہ صرف تاریخ میں نہیں بلکہ قیامت کی صبح تک ایک لامتنہی باب ہے جو پڑھا جاتا رہے گا کسی عاشق نے اس مختصر زندگی کا کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے

" کہ مشغلہ تجارت میں مشغول ہونے سے پہلے بائیس تیئیس سال کی عمر تک آپ کے اوقات کا یہی نظام تھا کہ صبح ہوئی تو گھر گھر سے اونٹوں کے گلوں، بکریوں کو ساتھ لیے صحرا میں چلے جاتے شام ہوتی سب کے گھروں میں مویشی پہنچا دیتے تھے اور شام کو بنی نوع انسان کا یہ سب سے بڑا گلہ دانت سو جاتا شہر میں کیا ہوتا ہے کون ہوتا ہے علم نہیں یہ حال تو اس وقت کا ہے جب اپنی قوم سے آپ کچھ لے سکتے تھے لیکن جب قدرت نے اس کو جس کے دماغ نے جس کے قلب نے جس کی عقل نے جس کی طبیعت نے محسوس قوتوں میں سے کسی سے قطعاً کچھ نہیں لیا تھا اسکو ساری دنیا میں ان سب چیزوں کو بانٹنے پر مامور کیا جو آج تک کسی کو کسی سے نہ ملا اور نہ آئندہ مل سکتا ہے"(20)

خلاصۃ البحث

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل و شمائل کو اتنا محفوظ کیا گیا کہ اسکے سب سے پہلی خود ذات خداوندی ہیں دیکھا جائے تو کئی سو سال گزرنے کے بعد بھی اگر کسی کے محاسن، افعال، فرامین کو اتنی کثرت کے ساتھ محفوظ و مامون نہیں کیے گئے یہ سہرا بھی عہد نبوی کے کامیاب اور سرفراز صحابہ کرام اور صحابیات کو پہنچتا ہے کہ جنہوں نے انتھک محنتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات کو محفوظ کیا اسلوبی کے ساتھ نقطوں کے موتیوں میں پرو کر امت محمدیہ کے سامنے رکھ دیا تاکہ امت محمدیہ میں جو عشاق رسول اپنے نبی کے دیدار سے مشرف تو نہیں ہو سکے مگر جب وہ شمائل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں تو ایسا لگے گا گویا ہم بارگاہ نبوی ﷺ میں دیدار نبوی سے مستفید ہو رہے ہیں۔

حواشی، حوالہ جات

1۔ بوصیری، شرف الدین، شاعر، طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ شریف، مطبوعہ ضیاء القران پبلی کیشنز کراچی

2۔ قادری، ڈاکٹر، حضور نبی کریم ﷺ کا پیکر جمال، مطبوعہ انڈیا منہاج پبلی کیشنز نومبر 2020

3۔ دارمی، ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن، سنن، سنن دارمی، المقدمہ باب فی حسن النبی ﷺ، مطبوعہ دارالمغنی الریاض، جلد 1، ص 4

4۔ نقشبندی، حافظ ذوالفقار، بیانات سیرت، مطبوعہ معہد الفقیر اسلامی جھنگ، ص 60

5۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، الجامع، الصحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب من زار قوما فقال عندھم

6۔ بغوی، حسین بن مسعود، محی السنۃ، انوار فی شمائل النبی ﷺ المختار، باب فی حسن خلقہ، مطبوعہ دار المکتبی دمشق

7۔ ترمذی، محمد بن عیسی، الامام، الجامع، باب ماجاء فی خلق رسول ﷺ (الشمائل المحمدیہ)

8۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، الجامع، الصحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس

9۔ ترمذی، محمد بن اسماعیل، الامام، الجامع، باب کیف کان کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (الشمائل المحمدیہ)

10۔ مسلم، مسلم بن حجاج، الصحیح، الصحیح المسلم، باب طیب ریحہ ولیس مسہ

11۔ محمد بن عبداللہ، الامام، مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، مطبوعہ المیزان الکریم مارکیٹ اردو بازار پاکستان، ج2، ص537

12۔ محمد بن عبداللہ، الامام، مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، مطبوعہ المیزان الکریم مارکیٹ اردو بازار پاکستان، ج2، ص537

13۔ نسائی، احمد بن شعیب، حافظ الحدیث، سنن الصغری للنسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب وقت الوتر، لمطبوعۃ دار السلام للنشرۃ والتواریخ الریاض، رقم 1081

14۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، الجامع، الصحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذتین

15۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، الامام، سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی تقبیل المیت

16۔ مسلم، مسلم بن حجاج، الصحیح، الصحیح المسلم، باب مباعۃ للاثام اختیارہ من المباح وسہلۃ واستقامہ

17۔ نسائی، احمد بن شعیب، حافظ الحدیث، سنن الصغری للنسائی ی، باب ھی الانطاع، المطبوعۃ دار السلام للنشرۃ والتواریخ الریاض، رقم 1081

18۔ مسلم، مسلم بن حجاج، الصحیح، الصحیح المسلم، باب فی التواضع

19۔ ترمذی، محمد بن اسماعیل، الامام، الجامع، باب فی سن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (الشمائل المحمدیہ)

20۔ گیلانی، سید مناظر احسن، النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مطبوعۃ مکتبۃ الحسن، ص35